Shahnama-e-Islam (Hafeez Jalandhari); An Example of Versified History

"شاہ نامہ اسلام" (حفیظ جالندھری): منظوم تاریخ کی ایک مثال

Aqsa Siddique*[1]
M.Phil Scholar, Department Of Urdu, Riphah International University, Faisalabad.
Dr. Muhammad Farooq Baig*[2]
Lecturer, Department of Urdu, Riphah International University, Faisalabad.

☆[1] اقصیٰ صدیق
ایم فل اسکالر، شعبہ اردو، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد
☆[2] ڈاکٹر محمد فاروق بیگ
لیکچرار، شعبہ اردو، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد

Correspondance: farooq.baig@riphahfsd.edu.pk

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 20-04-2025
Accepted:24-06-2025
Online:30-06-2025

Copyright:© 2023 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: *Shahnamah-e-Islam* by Abu al-Asar Hafeez Jalandhari is a monumental four-volume poetic chronicle that transcends conventional Urdu poetry. Blending literary mastery with devotional purpose, the work offers a versified history of Islam—from the genesis of the universe to the early Islamic conquests—while promoting Islamic values and identity. Inspired by a visionary dream, Jalandhari composed this magnum opus across four decades, beginning with the publication of the first volume in 1928. Structured across multiple "books," each volume narrates pivotal events such as the birth of the Prophet Muhammad ﷺ, the Battle of Badr, the Trials of Uhud, and the socio-political landscape of early Islam. Revered by critics like Sheikh Abdul Qadir, who deemed it a landmark in Urdu literature, the poem is both educational and nationalistic in tone. Its remarkable popularity and enduring influence stems from its lyrical simplicity, narrative coherence, and thematic depth. Despite being labeled by

some as prose-like, the work remains a living testimony to Hafeez's vision: to present Islamic history in poetic form, accessible to the masses. *Shahnamah-e-Islam* stands not merely as literature, but as a cultural legacy meant to guide future generations through the moral and spiritual landscapes of Islamic tradition.

KEYWORDS: *Shahnamah-e-Islam,* Hafeez Jalandhari, versified history

حفیظ جالندھری کی "شاہ نامہ اسلام" ایک ایسی تصنیف ہے کہ جو محض شاعری نہیں بلکہ یہ منظوم تاریخ کی ایک مثال ہے۔ یہ اعلیٰ اخلاق کی درسی کتاب ہے۔ اردو شاعری کی کوئی کتاب اتنی زیادہ تعداد میں فروخت نہیں ہوئی جتنی تعداد میں "شاہ نامہ اسلام" فروخت ہوئی۔ "شاہ نامہ اسلام" چار جلدوں کی ایک طویل نظم ہے جس میں کائنات کے آغاز سے لے کر رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک زندہ نظم ہے۔ شاہ نامہ اسلام کے بارے میں محمد طفیل کے تاثرات یہ ہیں:

> "کوئی شاعری "شاہ نامہ اسلام" کو اونچا درجہ دے مگر ان کا کام زندہ ضرور رہے گا۔ مستقبل پر کمندیں ڈالنا ہر کسی کے بس میں نہیں ہوتا اس کے پیچھے ضرور کوئی عظیم ذہن کارفرما ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے میں اس (حفیظ صاحب) کو شاعروں میں نہیں شاعروں میں پیغمبر سمجھتا ہوں۔ "(۱)

ایسی تحریر جس میں بادشاہوں کی صفات بالخصوص ان کی جنگوں کے حالات و واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ "شاہ نامہ" کہلاتی ہے۔ صاحب "فرہنگ آصفیہ" کے مطابق شاہ نامہ "وہ تاریخ ہے جس میں بادشاہوں کا ذکر لکھا جائے۔ (۲)
حفیظ جالندھری نے "شاہ نامہ اسلام" کے آغاز کا پس منظر اپنا ایک خواب قرار دیا جسے انھوں نے شاہنامہ لکھنے کی بشارت سمجھا اور اعتراف کیا کہ انسان جو سوچتا ہے وہی اس کے ذہن میں مسلط رہتا ہے۔ خواب بھی ویسے آتے ہیں۔ (۳)
اس خواب کا تذکرہ انھوں نے شاہ نامہ اسلام کی جلد اول میں اس شعر سے کیا ہے:

بظاہر جو تصویرِ سخن میں رنگ بھرتا ہوں
کسی آواز کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں

ابوالاثر حفیظ جالندھری نے تاریخ اسلام کے واقعات کو ایک ایسی لڑی میں پرو دیا جو "شاہ نامہ اسلام" کے نام سے بہت مقبول ہوئی۔ شاہ نامہ اسلام" (جلد اول) جو ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی، جس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد بھی بہت سے ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ دو سو چوبیں صفحات پر مشتمل یہ کتاب دفتر شاہ نامہ اسلام ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کو شاعر نے سات ابواب میں تقسیم کیا ہے:

باب اول: آغاز

باب دوم: حضرت ابراہیم کی وفات

باب سوم: پیغمبر آخر الزماں کی ولادت سے قبل کا زمانہ

باب چہارم: ختم المرسلین رحمتہ اللعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

باب پنجم: آفتاب ہدایت کا طلوع

باب ششم ہجرت مدینہ

باب ہفتم: مدینے پر جنگ کے بادل

"شاہ نامہ اسلام" (جلد اول) میں تقریب کے عنوان سے شیخ عبد القادر کا مقدمہ شامل کیا گیا۔ اس مقدمے میں انھوں نے احساس دلایا کہ "شاہ نامہ اسلام" اردو شاعری کی تاریخ میں ایک فتح کی چیز ہے۔ اس کتاب میں حفیظ ایک مختلف شاعر کی حیثیت سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ وہ رقم طراز ہیں:

> "حفیظ کی شاعری محتاج تعارف نہیں مگر شاہ نامہ اسلام ایک ایسی تصنیف ہے کہ وہ محض شاعری سے تعلق نہیں رکھتی، وہ اسلام کی منظوم تاریخ ہو گی۔ وہ اخلاق اسلامی کی تعلیم کے لیے ایک درسی کتاب کا کام دے گی۔ وہ مصنف کے جذبات مذہبی کی ایک دل کش تصویر ہے جو لفظوں سے کھینچی گئی ہے۔ لفظ سادہ ہیں لیکن ان کی ہم آہنگی اور ترنم جو حفیظ کی شاعری کی خصوصیت ہے تصویر کی تاثیر کو دوبالا کر رہا ہے۔" (۴)

"شاہ نامہ اسلام" کی دوسری جلد ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی۔ اس کے بھی کئی ایڈیشن بعد میں شائع ہوئے۔ شاعر نے اس کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلے باب میں معرکہ بدر سے لے کر بدر کے فاتحین کی واپسی کی پہلی منزل تک کے تمام واقعات بیان کیے ہیں۔

باب دوم میں جنگ بدر اور جنگ احد کے درمیانی عرصہ کے اور مدینے کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

باب سوم میں مکے والوں کا انتقامی حملہ اور مدینے میں ابو سفیان کی دستبر داری کے واقعات بیان ہیں۔ شاہ نامہ اسلام کی دوسری جلد میں سر عبد القادر کا دیباچہ خیر مقدم" کے عنوان سے موجود ہے۔ اس دیباچے میں انھوں نے "شاہ نامہ اسلام کی دوسری جلد کو پہلی جلد سے بہتر قرار دیا ہے۔ شیخ عبد القادر آخر میں رقم طراز ہیں:

> "اس جلد کے اشعار پہلی جلد کی طرح دو ہزار سے اوپر ہیں اور حجم ڈھائی سو صفحے کے قریب ہے اور لکھائی چھپائی میں پہلی جلد کی سب خصوصیتیں قائم رکھی گئی ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں خدا اسے وہی قبولیت عطا کرے جو "شاہ نامہ اسلام" جلد اول کو حاصل ہوئی اور حضرت حفیظ کو توفیق دے کہ وہ تاریخ اسلام اور ادب اردو کی بیش بہا خدمت جاری رکھیں اور "شاہ نامہ اسلام عالم اسلامی کے نہ ملنے والے کارناموں کی ایک مکمل تصویر ہے۔" (۵)

حفیظ جالندھری کی "شاہ نامہ اسلام کی تیسری جلد ۱۹۴۰ء میں مجلس اردو ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع ہوئی۔اس کتاب کا انتساب "ہر اس فرزند توحید کے نام سے کیا گیا ہے جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتا ہے اس جلد کا (دیباچہ) بھی سر عبد القادر (مرحوم) نے تحریر کیا ہے۔اس جلد کو دس ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے :

باب اوّل: گزارش سر نگارش

باب دوم : نورونارِ ظلمت

باب سوم: تینوں جماعتیں اپنے اپنے رنگ میں

باب چہارم: احد میں لشکروں کی ترتیب

باب پنجم: تقدیر و تزویر

باب ششم: اقلیت اکثریت پر غالب

باب ہفتم: فتنہ مالِ غنیمت

باب ہشتم: شہادتِ رسول اللہ ﷺ کی افواہ، احد میں قیامت

باب نہم: آفتاب اور برج عقرب

باب دہم: خاتمہ جنگ احد

"شاہ نامہ اسلام" جلد سوم کی ترتیب انتہائی مشکل تھی۔ مصنف نے اس جلد کی ترتیب کی دشواریوں کو بیان کیا ہے:

> "تیسری جلد "شاہ نامہ اسلام" کے سلسلے میں یہ اعتراف کرنے کے سوا چارہ نہیں کہ اگر آغاز کار میں مجھے اتنی سخت گھاٹی کے پیش آنے کا وہم بھی ہو جاتا تو شاید شاہ نامہ اسلام لکھنے کے لیے قلم اٹھانے کی جرات نہ کر سکتا۔ وہ تو خدا نے میرے جذبہ حب رسول ﷺ کے صدقے میں میری مشکل آسان کر دی اور نہ یہ گھاٹی میرے بس میں نہ تھی۔"(۶)

"شاہ نامہ اسلام" کی جلد چہارم جس کا ایڈیشن ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا۔ اس کا دیباچہ حفیظ کا تحریر کردہ ہے۔ مصنف نے واضح کیا ہے کہ اس نے "شاہ نامہ اسلام" لکھ کر مسلمانوں کی حقیقی اور سچی روایات پہنچائی ہیں۔ شیخ عبد القادر، فراق گورکھپوری اور احمد شاہ بخاری کی آراء یہ ہے کہ "شاہ نامہ اسلام حفیظ کا وہ خاص کارنامہ ہے جو ان کا نام زندہ رکھنے کا سبب بنے گا۔"شاہ نامہ اسلام" کے آخر میں مصنف نے چند باتیں کہی ہیں:

> "شاہ نامہ اسلام" ملی جذبہ سے لکھا جا رہا ہے لہذا جو لوگ اس کتاب کے مخاطب ہندوستان کے ان نئے خوابوں کی تعبیر اور اس نئی دنیا کے جنم کے درد و کرب میں اپنے لیے پیشوایان ملت ہی کی حیات مبارکہ کے واقعات سے شاہ نامہ اسلام کے ذریعہ ان شا اللہ وہ راستہ پالیں گے جس کی ان کو اس پر آشوب عالم ضرورت ہے۔"(۷)

اس جلد کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے :

باب اول: غزوہ اُحد کے تاثرات

باب دوم: شامِ اُحد کی صبح

باب سوم: نبی ﷺ اپنے مدینے میں

باب چہارم: سلسلہ سرایا

باب پنجم: مزدور اور سود خور

باب ششم: مسلمانوں پر سارے عرب کا دھاوا

باب ہفتم: ظالموں کی آخری رات

"شاہ نامہ اسلام" لکھنے سے بہت پہلے مولانا گرامی حفیظ صاحب کو ابوالاثر کا خطاب دے چکے تھے۔ "شاہ نامہ اسلام" میں اسلام کی تاریخ کا مقدس عہد نظم کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل قرآن و حدیث میں بھی موجود ہے۔ "شاہ نامہ اسلام" سے قبل کی شاعری اس بات کا ثبوت ہے کہ حفیظ پیدائشی شاعر تھے۔ "شاہ نامہ اسلام" نہ افسانہ ہے، نہ داستان ہے، یہ تو واقعات کا بیان ہے۔

تاریخ اسلام میں کئی نازک موڑ آئے۔ آپ صلی اہم نے تیر اندازوں کو درے نہ چھوڑنے کا حکم دیا مگر انھوں نے درہ چھوڑ دیا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کو بہت جانی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ آپ صلی اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک پر بہت زخم آئے، دندان مبارک شہید ہو گئے۔ اس واقعہ کو نظم کرنے کے سلسلے پر "دشواریاں" کے عنوان سے رقم طراز ہیں:

> "وہ صحابہ جن کو خدا نے معاف کر دیا جن سے رسول صلی علیم نے باز پرس نہ کی ہو۔ میں کون ہوں جو ان پاک نفوس کا تذکرہ کرتے ہوئے کوئی ایسا لفظ لکھوں جس میں سوئے ادب کا پہلو نکلے، تاہم واقعہ کی صورت میں واقعہ لکھنا بھی ضروری تھا۔ "(۸)

"شاہ نامہ اسلام" کو رزمیہ اور بیانیہ نظم کیا جا سکتا ہے مگر فراق نے اسے کم درجہ کی شاعری قرار دیتے ہوئے کہا ہے:

> " اگر حفیظ کی دوسری شاعری کے مقابلے میں "شاہ نامہ اسلام کسی کو پسند نہ آئے تو وہ یہ سمجھ لے کہ ملٹن نے فردوسِ گم گشتہ لکھنے کے بعد کئی ایسی چیزیں لکھیں جن میں شعریت سے زیادہ نثریت ہے۔ لیکن فطری شاعر کی زندگی میں نثریت کا دور آتا ہے۔"(۹)

فراق گورکھپوری مرحوم نے جب "شاہ نامہ اسلام" کو تنقید کا نشانہ بنایا تو حفیظ جالندھری نے "شاہ نامہ اسلام" کو شاعری کا مقصد قرار دیتے ہوئے کہا:

> "شاہ نامہ اسلام" ایک ایسا قلعہ ہے جو فولادی اور سنگلاخ بنیادوں پر قائم کیا گیا ہے۔ اس کی دیواریں پھول پتی سے نہیں اٹھائی گئیں اس کے روح کو غنیم حوادث کا مقابلہ کرنے کے لیے ترتیب دیا

گیا ہے۔۔۔اس قلعہ کا حسن اس کے رعب و دبدبہ میں ہے، نازکی اور لچک میں نہیں کیونکہ نازکی
اور لچک کمزوری پر دلالت کریں گے۔ "(۱۰)

حفیظ جالندھری کا گھرانہ مذہبی تھا۔ والد حافظ قرآن تھے۔ والدہ نعت خواں تھیں۔ مسدس حالی کے کئی بند حفیظ نے زبانی یاد کر لیے تھے۔ مذہب سے دل چسپی کا اظہار "شاہ نامہ اسلام ہے جسے انھوں نے "خدمتِ اسلام" قرار دیتے ہوئے کہا:

کیا فردوسی مرحوم نے ایران کو زندہ
خدا توفیق دے میں کروں ایمان زندہ
(جلد اوّل ص20)

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں
(جلد اوّل ص20)

شاہ نامہ اسلام میں خالصتا مذہبی شاعری ہے۔ اس میں اسلامی تاریخ کا اولین دور پیش کیا گیا ہے۔ چاروں جلدوں میں اسلام کے بنیادی عقائد، ان کے مسائل، عہد نبوی صلی اللیل نام کے غزوات، جہاد کے مقاصد اور اسلام کے جنگی اصولوں کا بیان ہے۔ "شاہ نامہ اسلام" میں جابجا قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کو شامل کیا گیا ہے۔ مذہبی کتب سے قرآن و حدیث کے حوالے دیے گئے ہیں۔ حفیظ جالندھری نے نبی پاک صلی اللہ نام کے عفو و درگزر کو اس طرح نظم کیا ہے:

جناب رحمت اللعالمین نے سن کے فرمایا
کہ میں اس دہر میں قہر و غضب بن کر نہیں آیا
میں ان کے حق میں کیوں قہر الٰہی کی دعا مانگوں
بشر ہیں بے خبر ہیں کیوں تباہی کی دعا مانگوں
الٰہی فضل کر کہسار طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر
(جلد اول، ص172،171)

حفیظ جالندھری نے بخاری مسلم کے حوالے سے آپ ﷺ کی مکمل حدیث نقل کر دی:

پکارا مشورہ مرا محمد ﷺ نے نہیں مانا
مجھے کچھ نہیں سمجھا مجھے کچھ نہیں جانا
(جلد دوم، ص ۷۳)

تیسری جلد کے آغاز میں "بسم اللہ اے ساقی" کے عنوان سے "ساقی نامہ" تحریر کیا جو اقبال کے بالِ جبریل" کے ساقی نامہ" سے زیادہ مختلف نہیں جس میں انھوں نے مسلمانوں کی سابقہ صورت حال کو بیان کیا ہے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

جنھیں قدرت نے بخشا ہی نہیں انداز رندانہ
انھی کے سامنے شیشہ انھی کے ہاتھ پیمانہ
یہ کیسا دین ہے ساقی یہ کیسا آئین ہے ساقی
یہ کس کے دین و ایماں کی یہاں توہین ہے ساقی
یہ مے خانہ جہاں دنیا لہو کے گھونٹ پینا ہے
تو ہی انصاف کر ساقی یہ مرنا ہے کہ جینا ہے
(جلد سوم، ص ۱٦)

وہ غزوہ اُحد کے ہولناک ہنگامے کو یوں بیان کرتے ہیں:

دقاق پتھروں کی اور چقاچق پہلوانوں کی
بلا کا شور تھا آنکھوں میں جاں آئی تھی کانوں کی
فضاؤں میں تھے فراٹے کی غراٹے کی طغیانی
عجب دریا تھا بالائے ہوا تند اور طوفانی
(جلد چہارم، ص ۱۰۰)

شاہ نامہ اسلام مثنوی کی ہیئت میں لکھی جانے والی منظوم تاریخ ہے۔ اس سے پہلے حفیظ ۱۹۲٦ء میں "ہندوستان ہمارا" کے عنوان سے ہندوستان کی تاریخ لکھ چکے تھے۔ (۱۱)

دوسری جلد میں غزوہ بدر میں حضرت حمزہ اور عقبہ کے مابین لڑائی کو یوں بیان کرتے ہیں:

گلے کے ہار زنجیروں کی لڑیاں کاٹ کر نکلی
زرہ بکتر کے بندھن اور کڑیاں کاٹ کر نکلی
یہ تیغ جرہ تھی دعوے تھے اس کو خاکساری کے
زمین پر آ رہی کرکے دو ٹکڑے جسم ناری کے
(جلد دوم، ص ٧٩)

یتیموں کی دادرسی اور ان کے حقوق کی پاسداری پر اسلام نے خاص توجہ دی ہے۔ حفیظ نے اس کو یوں نظم کیا ہے:

کہ بچو یہ زمیں تم بیچنا چاہو تو ہم خرید لیں

جو قیمت مانگو ہم دے کر تمھیں دام و درم لے لیں
وہ بولے نظر ہے حضرت ﷺ ہم نے نامنظور فرمایا
انھیں ابو بکر کے ہاتھوں سے پورا دام دلوایا
(جلد اول، ص ۱۹۸)

غزوہ بدر کے ابتدا میں جنگ ہوئی جس میں عقبہ اور شیبہ جہنم واصل ہوئے تو ابو جہل نے تقریر کی جسے حفیظ نے یوں یہ نظم کیا ہے:

یہ تینوں پہلوان مارے گئے اپنی جہالت سے
تو کیا اب ہم بھی مر جائیں اس شرم و خجالت سے
کھڑے تم دیکھتے ہو تم کو غیرت کیوں نہیں آتی
غضب ہے قتل عتبہ پر بھی چھاتی پھٹ نہیں جاتی
(جلد دوم، ص ۸۵)

حضرت حمزہ نے ہندہ کے باپ، چچا اور بھائی کو قتل کر دیا۔ وہ انتقام لینے کے لیے پاگل ہو رہی تھی۔ حفیظ نے اس واقعہ کو یوں نظم کیا ہے:

مرے باپ اور چچا اور بھائی کو حمزہ نے مارا ہے
مرے فرزند کو بحر اجل کے گھاٹ اتارا ہے
پیوں گی میں بھی اب اس کا لہو اور گوشت کھاؤں گی
کلیجہ اور گردے اپنے دانتوں سے چباؤں گی
(جلد سوم، ص ۱۵۰)

حضرت ابراہیم کو خواب میں جب حضرت اسمٰعیلؑ کو قربان کرنے کی بشارت ہوئی تو آپ نے اپنے بیٹے کو بتایا تو انھوں نے جو جواب دیا۔ حفیظ نے یوں بیان کیا ہے :

کہا فرزند نے اے باپ! اسمٰعیلؑ صابر ہے
خدا کے حکم پر بندہ ہے تعمیل حاضر ہے
(جلد دوم، ص ۴۱)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اے ابراہیم تو نے خواب کو سچا کر کے دکھایا۔ ہم اسی نیکو کاروں کو جزا دیتے ہیں۔ اسمٰعیل کی قربانی کے بدلے ہم نے بڑی قربانی قائم کی۔'' (۱۲)

"شاہ نامہ اسلام" کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک زندہ نظم ہے۔ اس میں زندگی کی لہر دوڑ رہی ہے۔ شاہ نامہ اسلام کے مرکزی کردار رسول ﷺ ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق حضرت حمزہ، حضرت علیؓ حضرت حبیب اور حضرت زید سمیت اور بھی بہت سے کردار ہیں۔

"یادِ ایام" المعروف بہ شاہ نامہ اسلام چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اشعار کی کل تعداد ۸۶۶ ۷ ہے۔ جب پہلی جلد اشاعت پذیر ہوئی تو صوفی غلام مصطفےٰ نے اس کا واقعہ تاریخ لکھا۔ (۱۳) حفیظ نے "شاہ نامہ اسلام کی بنیاد ان واقعات پر رکھی ہے جن کا بیان قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ جب بھی کوئی واقعہ بیان کرتے تو قرآن و حدیث کا حوالہ دیتے۔ اسلامی کتب سے بھی حوالہ دیتے۔ حفیظ جالندھری کا شاہ نامہ اسلام منظوم تاریخ ہے جس میں مختلف واقعات کو بنیاد بنا کر مخصوص ملی مقاصد کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ "مسدس حالی" کی طرح نظم نہیں بلکہ مختلف واقعات عنوانات کے تحت بیان کیے ہیں۔ (۱۴)

اگر یہ کہا جائے کہ حفیظ کی تخلیقی دنیا "شاہ نامہ اسلام" سے مکمل ہوتی ہے تو بے جا نہ ہو گا۔ "شاہ نامہ اسلام کا بہت سا حصہ نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ اس میں براہ راست واقعات حضرت محمد صلی اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ سے متعلق ہیں۔ اس لیے اسے نعت کہا جا سکتا ہے۔ شاہ نامہ اسلام مصنف کے جذبات کی ایک دل کش تصویر ہے۔ وہ مذہبی تصویر ہے جو سادہ لفظوں سے کھینچی گئی ہے۔ یہ مجموعہ "شاہ نامہ اسلام" کہلانے کا مستحق ہے۔ "شاہ نامہ اسلام" جس دور میں لکھی گئی وہ مسلمانوں کے زوال کا دور تھا۔ مسلمان غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ حفیظ سچے عاشق رسول صلی اللہ ﷺ تھے اس لیے وہ اس دور کے مسلمانوں میں جذبہ عشق کو جگانا چاہتے تھے۔ اس میں اخلاقیات کے پہلو کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ انیسویں صدی کے آخری عہد میں اکثر شعرا کا موضوع قوم کی اصلاح تھا۔

شاہ نامہ رزمیہ ہے جو بنیادی طور پر بیانیہ نظم ہوتی ہے۔ رزمیہ طویل ہوتی ہے اس لیے ہر واقعہ کی تفصیل جزئیات کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ "شاہ نامہ اسلام" کو رزمیہ اور بیانیہ نظم کہا جا سکتا ہے۔ "شاہ نامہ اسلام" کو نصاب میں شامل کرنا چاہیے تاکہ یہ کتاب طالب علموں کے ذہن میں نقش ہو جائے۔

سیرت محمدی ﷺ پر بہت سی کتابیں تصنیف ہوئیں مگر جو کمال حفیظ کی شاعری نے کیا وہ بے مثال ہے۔ حفیظ نے جس طرح واقعات کو شعروں میں پرویا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ ممتاز شاعر، عمر زمان نے حفیظ جالندھری کو شاعر پاکستان کہا ہے۔ شاہ نامہ اسلام کو خدا نے ہر طرح سے کامیابی دی۔ "شاہ نامہ اسلام" اچھے اشعار کا مجموعہ ہونے کے علاوہ ایک کتاب کی حیثیت سے بھی جانی جاتی ہے۔ "شاہ نامہ اسلام" معرکہ حیات ہے بازیچہ اطفال نہیں ہے۔ ۱۹۲۵ء اور اس کے بعد کا ہندوستانی نوجوان جس کی ترجمانی حفیظ نے کی ہے اگر حفیظ اس دور کی ترجمانی اپنی شاعری میں کریں گے تو وہ چیز نغمہ زار، سوز و ساز اور شاہ نامہ اسلام سے بھی مختلف ہو گی۔ "شاہ نامہ اسلام" ایک قلعہ ہے اور قلعے مدتوں قائم رہنے کے لیے تعمیر کیے جاتے ہیں۔ "شاہ نامہ" اسلام اس قدر مقبول ہو چکی ہے کہ یہ شاعری ہر کسی کی زبان پر ہے۔ کانوں اور دلوں میں رس گھول رہی ہے۔ شاعر کا مقصد یہ تھا کہ "شاہ نامہ اسلام" میں اسلاف کے کارناموں کو پر جوش طریقے سے سناتے

اور حفیظ اپنے بیان کردہ مقصد میں کامیاب ہو چکا ہے۔ ”شاہ نامہ اسلام“ حفیظ کا ایسا تاریخی اور تخلیقی شاہ کار ہے جو ان کی پوری شاعری کے لیے وجہ امتیاز ہے۔ علامہ اقبال بھی اپنے آخری ایام میں حفیظ جالندھری کو اپنے ہاں بلاتے اور شاہ نامہ اسلام سے نعتیہ اشعار سنتے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ شاہ نامہ اسلام میں موجود نعتیہ اشعار یہ ہیں :

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے
محمد صلی اللہ ﷺ کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

شاہ نامہ اسلام پڑھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ شاعر کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔ کس مہارت سے اس نے واقعات کو اشعار میں بن دیا ہے۔ ہر جلد اپنی مثال آپ ہے۔ حفیظ جالندھری کو ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان کی جانب سے ہلالِ امتیاز اور تمغہ محسن کارکردگی سے نوازا ہے۔ مگر ”شاہ نامہ اسلام“ لکھنے پر انھیں ”فردوس اسلام“ کا خطاب دیا گیا۔

حوالہ جات

1. حفیظ جالندھری، شاہنامہ اسلام (جلد سوم)، لاہور: ماڈل ٹاؤن، 2018ء، ص 41۔
2. مولوی سید احمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ (جلد سوم و چہارم)، لاہور: اردو سائنس بورڈ، 2003ء، ص 165۔
3. محمد طفیل مخدومی، ابوالاثر حفیظ جالندھری کے بارے میں، بدونِ مقام و ناشر، بدونِ سن، ص؟؟
4. حفیظ جالندھری، شاہنامہ اسلام (جلد اول)، اسلام آباد: دفتر شاہنامہ اسلام، دوسرا ایڈیشن، 1930ء، ص 11۔
5. سر عبدالقادر، "دیباچہ"، مشمولہ: شاہنامہ اسلام (جلد دوم) از حفیظ جالندھری، لاہور: مجلس اردو، 1940ء، ص 11۔
6. حفیظ جالندھری، "دشواریاں"، مشمولہ: شاہنامہ اسلام (جلد سوم)، لاہور: مجلس اردو، 1940ء، ص 15۔
7. حفیظ جالندھری، "دیباچہ"، مشمولہ: شاہنامہ اسلام (جلد چہارم)، لاہور: مجلس اردو، 1973ء، ص 18۔
8. حفیظ جالندھری، "دشواریاں"، مشمولہ: شاہنامہ اسلام (جلد سوم)، لاہور: مجلس اردو، 1940ء، ص 15۔
9. فراق گورکھپوری، "حفیظ جالندھری"، مشمولہ: فنون (جدید غزل نمبر)، بدونِ مقام و ناشر، ص 292۔
10. حفیظ جالندھری، "دیباچہ"، مشمولہ: شاہنامہ اسلام (جلد چہارم)، لاہور: مجلس اردو، 1973ء، ص 16۔
11. حفیظ جالندھری، ہندوستان ہمارا، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، 1941ء، ص؟؟
12. مولانا گوہر رحمن، القرآن، لاہور: مکتبہ تفہیم القرآن، قرطبہ یونیورسٹی، 1990ء، ص 175۔
13. حفیظ جالندھری، شاہنامہ اسلام (جلد اول)، لاہور: دفتر شاہنامہ اسلام، 1930ء، ص 224۔
14. ذوقی مظفر نگری، تفہیم الفصاحت والعروض، لاہور: مجلس فروغ ادب، 1994ء، ص 17

References:

1. Hafeez Jalandhari. Shahnamah-e-Islam (Vol. III). Lahore: Model Town, 2018, p. 41.
2. Maulvi Syed Ahmad Dehlavi. Farhang-e-Asifiya (Vols. III & IV). Lahore: Urdu Science Board, 2003, p. 165.
3. Muhammad Tufail Makhdoomi. Abul Asar Hafeez Jalandhari ke Baray Mein. n.p.: n.p., n.d., p. ??
4. Hafeez Jalandhari. Shahnamah-e-Islam (Vol. I). Islamabad: Daftar Shahnamah-e-Islam, 2nd ed., 1930, p. 11.
5. Sir Abdul Qadir. "Preface," in Shahnamah-e-Islam (Vol. II) by Hafeez Jalandhari. Lahore: Majlis-e-Urdu, 1940, p. 11.
6. Hafeez Jalandhari. "Dushwariyaan," in Shahnamah-e-Islam (Vol. III). Lahore: Majlis-e-Urdu, 1940, p. 15.
7. Hafeez Jalandhari. "Preface," in Shahnamah-e-Islam (Vol. IV). Lahore: Majlis-e-Urdu, 1973, p. 18.
8. Hafeez Jalandhari. "Dushwariyaan," in Shahnamah-e-Islam (Vol. III). Lahore: Majlis-e-Urdu, 1940, p. 15.
9. Firaq Gorakhpuri. "Hafeez Jalandhari," in Funoon (Modern Ghazal Issue), n.p.: n.p., p. 292.
10. Hafeez Jalandhari. "Preface," in Shahnamah-e-Islam (Vol. IV). Lahore: Majlis-e-Urdu, 1973, p. 16.
11. Hafeez Jalandhari. Hindustan Hamara. Lahore: Dar-ul-Isha'at Punjab, 1941, p. ??
12. Maulana Gauhar Rahman. Al-Qur'an. Lahore: Maktabah Tafheem-ul-Qur'an, Qurtuba University, 1990, p. 175.
13. Hafeez Jalandhari. Shahnamah-e-Islam (Vol. I). Lahore: Daftar Shahnamah-e-Islam, 1930, p. 224.

14. Zauqi Muzaffar Naghri. Tafheem-ul-Fasahat wal-Urooz. Lahore: Majlis-e-Farogh-e-Adab, 1994, p. 17.

Bibliography:

Dehlavi, Maulvi Syed Ahmad. Farhang-e-Asifiya, Vols. III & IV. Lahore: Urdu Science Board, 2003.

Gorakhpuri, Firaq. "Hafeez Jalandhari." In Funoon, Modern Ghazal Issue, p. 292.

Jalandhari, Hafeez. Hindustan Hamara. Lahore: Dar-ul-Isha'at Punjab, 1941.

———. Shahnamah-e-Islam, Vol. I. Islamabad: Daftar Shahnamah-e-Islam, 2nd ed., 1930.

———. Shahnamah-e-Islam, Vol. I. Lahore: Daftar Shahnamah-e-Islam, 1930.

———. Shahnamah-e-Islam, Vol. III. Lahore: Model Town, 2018.

———. Shahnamah-e-Islam, Vol. III. Lahore: Majlis-e-Urdu, 1940.

———. Shahnamah-e-Islam, Vol. IV. Lahore: Majlis-e-Urdu, 1973.

———. "Dushwariyaan." In Shahnamah-e-Islam, Vol. III. Lahore: Majlis-e-Urdu, 1940.

———. "Preface." In Shahnamah-e-Islam, Vol. IV. Lahore: Majlis-e-Urdu, 1973.

Makhdoomi, Muhammad Tufail. Abul Asar Hafeez Jalandhari ke Baray Mein. n.p.,

Rahman, Maulana Gauhar. Al-Qur'an. Lahore: Maktabah Tafheem-ul-Qur'an, Qurtuba University, 1990.

Qadir, Sir Abdul. "Preface." In Shahnamah-e-Islam, Vol. II, by Hafeez Jalandhari. Lahore: Majlis-e-Urdu, 1940.

Naghri, Zauqi Muzaffar. Tafheem-ul-Fasahat wal-Urooz. Lahore: Majlis-e-Farogh-e-Adab, 1994.